سوال نمبر 2 : جواب

تعارف

اسلام ایک فطری دین ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین تو صرف اسلام ہی ہے۔ جیسا کہ اللہ پاک قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ!

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ۝

ترجمہ: "اللہ کے نزدیک دین تو اسلام ہی ہے"

توحید دینِ اسلام کا ایک اہم جز ہے۔ اور یہ اسلام کے بنیادی عقائد میں سب سے اول درجے پر ہے۔ **"توحید"** کے معنی ہیں **خدا کو یکتا ماننا اور جاننا۔**

عقیدۂ توحید سے مراد ہے ایک خدا کی عبادت اور پیروی کرنا۔ عقیدہ توحید اسلام کا ایک منفرد اور مخصوص

خوبی ہے

عقیدہ توحید کی اہمیت

اصطلاح میں عقیدۂ توحید سے مراد
ہے کہ اللہ کی عبادت کرنا۔ "شریعت
میں اس سے مراد ہے کہ خدا تعالیٰ اللہ کی
عبادت کرنا اور اس کے ساتھ کسی کو
بھی شریک نہ ٹھہرانا"

بمطابق: **ڈاکٹر خورشید احمد**

بحوالہ قرآن مجید

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں عقیدۂ
توحید کی تصدیق فرمائی ہے۔ آپ
کا ارشاد ہے:

"**قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝**"

ترجمہ: "کہہ دو اللہ تعالیٰ ایک ہے"

← انسانی زندگی میں عقیدہ توحید کی اہمیت

۲) عقیدہ توحید کے انفرادی زندگی پہ اثرات

i - وحدانیت پر یقین

انسان کا اللہ کی ذات پر یقین پختہ ہو جاتا ہے۔ اور پھر وہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتا۔ جبکہ اللہ نے بھی شرک کرنے والے کو پسند نہیں فرمایا۔

"إن الشرك لظلم عظيم۰" (القرآن)

ترجمہ: "شرک ایک بڑا ظلم ہے"

ii - خوف خدا

اللہ فرماتا ہے

"اور مومنوں تم اللہ سے ڈرتے رہو۰"

— القرآن

یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا کوئی ڈر خوف باقی نہیں رہنا چاہیے۔

iii - ہمت اور مضبوط یقین

عقیدہِ توحید سے انسان مزید مستحکم اور پرعزم ہو جاتا ہے۔ اور اللہ نے بھی جابر سے ڈرنا پسند فرمایا ہے۔

۶۔ تزکیہ نفس

جہاد بالنفس بھی عبادت کی شامل ہے۔ اور تزکیہ نفس انسان کی عقیدہ میں روح کی پاکی کا حصہ بنتا ہے

۷۔ طہارت و پاکیزگی

قرآن مجید میں اللہ پاک فرماتا ہے

"اللہ پاک ہے اور پاکی کو پسند کرتا ہے"

۔ القرآن

عقیدہ توحید پر عمل کرتے ہوئے انسان طہارت و پاکیزگی کا خیال رکھتا ہے۔ جس میں جسمانی، ذہنی، عملی یعنی ظاہر اور باطن دونوں شامل ہیں۔

ب) عقیدہ توحید کے اجتماعی زندگی پر اثرات

۱۔ عدل و انصاف

عقیدہ توحید انسان کے اوصاف کو نکھار دیتا ہے۔ یعنی انسان اللہ کے بتائے ہوئے احکامات کو بجا لاتے ہوئے عدل

و انصاف کا بول بالا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود قرآن میں اس کا حکم دیا جس کا مفہوم ہے کہ

"اور عدل قائم کرو"

— القرآن

ii۔ حقوق کی پاسداری

انسان اپنے حقوق کی پاسداری کی پابندی کرتا ہے۔ یعنی وہ اللہ کے فرائض بخوبی انجام دیتا ہے۔ جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ

"تم میں سے ہر کوئی حاکم ہے اور اپنی رعایا کے لیے جوابدہ ہے"

— الحدیث

iii۔ مستحکم معاشرہ

جب انسان توحید کے اصولوں پر عمل پیرا ہو کے خود کو نکھار لیتا ہے تو ایک بہترین اور مستحکم معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ جس میں تمام لوگ **مساوات** کے ساتھ رہتے ہیں

"تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں" - الحدیث

۲۷ - سود سے پرہیز

اللہ پاک نے سود جیسی غلاظت کو ناپسند فرمایا ہے۔ آپ نے قرآن میں اس کو حرام قرار دیا ہے۔ فرمایا کہ "سود حرام ہے" مومن اللہ کے احکامات کی پیروی کرتا ہے اور سود کا لین دین نہیں کرتا۔

۲۸ - رذائل اخلاق سے چھٹکارا

اللہ کے سامنے پیش کیے جانے کا خوف تمام تر رذائل اخلاق سے دور رکھتا ہے۔

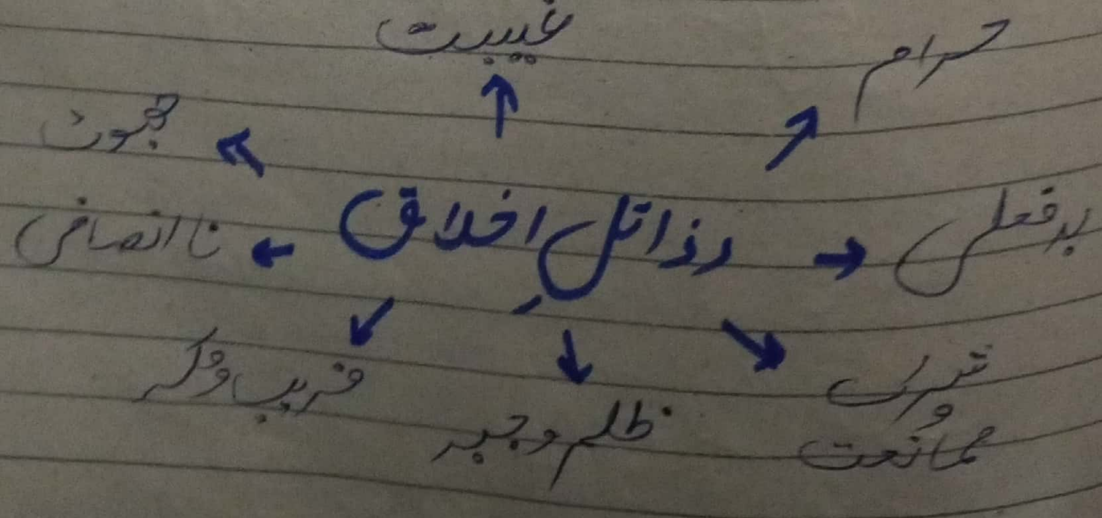

← نتیجہ

عقیدہ توحید حق تعالیٰ کی ذات کی ایک روشن دلیل ہے۔ یہ انسان کو اللہ تعالیٰ کے قرب سے نوازتی ہے۔ انسان خدا کے خوف سے برے کاموں سے بچتا ہے اور نیک کاموں کی ترغیب دیتا ہے۔ بہترین زندگی اور مستقبل کے لیے عقیدہ توحید کا مضبوط یقین نہایت اہم ہے۔

جواب 3 ۔

تعارف

اسلام ایک مکمل دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مکمل **ضابطہ حیات** بھی ہے۔ اسلام ان تمام مسائل کا حل دیتا ہے جو نوعِ انسانی کو روز مرہ کی زندگی میں درپیش آتے ہیں۔ **انفرادی زندگی** کے اصولوں کے ساتھ ساتھ یہ **اجتماعی زندگی** کے اصول سے بھی آشنا کرتا ہے۔ اسی لائحہ عمل کو مدِنظر رکھتے ہوئے اسلام ہمیں معاشی اور سیاسی نظام بھی دیتا ہے۔ ہمارے پاس دین میں ایسی کئی مثالیں موجود ہے۔ **ریاستِ مدینہ** کا تصور جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیا ہے وہ ان میں سے ایک ہے۔ جو کہ ایک منفرد اور بہترین سیاسی نظام کی مثال ہے۔ علاوہ ازیں

خلافت راشدہ میں سے ایسی کئی اہم مثالیں بھی ملتی ہیں

۴) اسلامی سیاسی نظام کے بنیادی اصول اور خصوصیات

* بادشاہت صرف اللہ کے لیے

اقتدار اعلیٰ کا مالک

اسلام کے سیاسی نظام میں اقتدار اعلیٰ کا مالک صرف اور صرف اللہ ہے یعنی کہ حاکم خود کو صرف خدمت گار سمجھے **ڈاکٹر خورشید احمد** کے مطابق اسلامی سیاسی نظام میں حاکمیت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔

* ریاست کی فلاح و بہبود

اسلامی سیاسی نظام میں عوام کی فلاح و بہبود ریاست کے ذمہ ہے۔ یعنی

یہ عوام کی ضروریات کی فراہمی ریاست
کو پورا کرنا ہوگی۔ **بیت المال** اس
سلسلے میں اہمیت کا حامل ہے۔ جس میں
سے معاشرے کے غریب اور مسکین
لوگوں کو وظیفہ فراہم کیا جاتا ہے۔
جیسا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا
"کہ عوام میں سے اگر ایک کتا بھی بھوکا مر
جاتے تو عمرؓ اس کے لیے اللہ کو جوابدہ ہے"

خلیفہ ثانی

* **شریعت بطور طرز حکومت**

شریعت یعنی شرعی اصولوں پر قائم
نظام سیاست ہی اسلام کا سیاسی
نظام ہے۔ شریعت کے اہم جز میں پہلے قرآن
و سنت اور پھر اجماع اجتہاد شامل ہیں

شریعت کے اجزاء

(1) قرآن و سنت
(2) اجماع و اجتہاد

* **خلیفہ (جوابدہ ہے)**

اسلامی سیاسی نظام میں خلیفہ
اللہ تعالیٰ کو جوابدہ ہے۔ جیسا کہ
اور یہ زمین پر اللہ تعالیٰ کا نائب ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

مفہوم:

ترجمہ: "اور داؤد تم زمین پر میرے خلیفہ ہو"

القرآن

اسلام میں خلیفہ کی خصوصیات یہ ہیں:

- بالغ ہو
- ہوش و حواس
- قرآن و سنت
- اجماع و اجتہاد کی اہلیت
- مسلک کا مسلم ہو

* **قاضی** (غیر جانب دار)

اسلام نے قاضی کی خصوصیات بھی واضح کر دی ہیں جن میں

- مسلمان ہو
- غیر جانبدار
- بالغ ہو
- تقویٰ
- دور اندیش

شامل ہیں۔

* **اجماع و اجتہاد**

شریعت نے اجماع و اجتہاد کا درس دیا ہے۔ یعنی کسی بھی مسئلہ باہمی کی صورت میں اگر قرآن سے حل تلاش ہو سکے۔ تو مشاورت اور کوشش کی

* عدل و انصاف

اسلامی سیاسی نظام عدل و انصاف کے اصولوں پر قائم ہے۔ اسلام کے سیاسی نظام میں لوگوں کو درپیش مسائل کا فوری حل ضروری ہے۔

ب) اسلامی سیاسی اصول اور عصرِ جدید کے مسائل کا حل

i) احتساب

بذریعہ احتساب اسلامی سیاسی اصول دورِ جدید میں **کرپشن** جیسے مسئلے کا حل ممکن ہے۔ **محتسب عدالتیں** حضرت عمرؓ نے قائم کیں تاکہ مزدوروں سے متعلق درپیش مسائل کا حل نکالا جاسکے۔

ii) اجماع (مشاورت باہمی)

یہ دینِ اسلام کے سیاسی نظام کا نہایت منفرد جز ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم از حضرت سلیمان۔

فارسی کی مشاورت سے ہی غزوۂ خندق میں خندق کھدوائی۔ اللہ کا بھی یہی حکم ہے۔

"اور مومن تو مشورے سے کام کرتا ہے" ۔ القرآن

iii۔ عدل کا بول بالا

"اسلامی معاشرے میں عدل و انصاف نہایت اہم ہے" ۔ **خلیفہ ثانی**

دورِ جدید میں انصاف کی فراہمی کا مسئلہ ہے۔ دینِ محمدی کے اصولوں پر عمل پیرا ہوتے ہوئے عدل کا استحکام قائم کرنے سے جدید سیاسی مسائل سے چھٹکارا پایا جا سکتا ہے۔

CamScanner

۶۔ عوام کی فلاح و بہبود

عوام کی فلاح و بہبود جس دورِ حاضر کا ایک اہم مسئلہ ہے یعنی کہ اس کی فراہمی کو یقینی بنانا۔ بہرحال اسلامی سیاسی نظام نے عوام کی فلاح و بہبود کو ریاست کی ذمہ داری قرار دیا ہے۔

۷۔ ریاکاری کا خاتمہ

"حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے" - الحدیث

بحیثیت ایک عظیم حکمران آپ نے ہمیشہ ریاکاری سے بچنے اور سادگی اپنانے کا ہی درس دیا ہے۔ آج کے دور میں ریاکاری ایک اہم سیاسی مسئلہ بن گیا جس کے جلد میں حکمران اکثر بیشتر کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ نا چنانچہ اسلامی

اصولوں پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اس سے چلا جائے۔

نتیجہ

اسلامی سیاسی نظام عدل و انصاف صلہ رحمی، امن و استحکام، شفافیت، فلاح و بہبود جیسے منفرد اصولوں کی بنیاد پر اپنی نمایاں اہمیت رکھتا ہے۔ جیسا چاہیے دورِ حاضر میں درپیش سیاسی نظام کا مستقل حل ان کے اندر چھپا ہے۔ موجودہ اسلامی ریاستوں میں اس نظام کو دوبارہ سے اجاگر کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ایک بار پھر سے دنیا کو بتایا جا سکے کہ دینِ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔

جواب 8:

۱۔ اسلام میں عورت کے حقوق اور مقام

دین اسلام میں عورت کے حقوق نمایاں ہیں۔ اسلام نے بہت ہی واضح انداز میں عورتوں کے حقوق پر روشنی ڈالی ہے۔ اس بات کی واضح اور روشن دلیل تو ہمیں قرآن مجید سے جو مل جاتی ہے۔ اللہ سبحان و تعالیٰ نے قرآن مجید کی ایک پوری سورت ہی خواتین اور ان کے مسائل اور حل کے بارے میں اتاری اور وہ سورۃ ہے **"سورۃ النساء"**

سورۃ النساء، سورۃ النور جس اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر مومن عورتوں سے مخاطب ہوتا ہیں۔

۲۔ قرآن میں خواتین سے متعلق موضوع:

نان و نفقا
← نان و نفقا
← پردے سے متعلق
← نوکری سے متعلق
← حقوق زوجین
← نسوانی مسائل
← صبر کا حکم
← مال کے حقوق
← اور بنیادی حقوق شامل ہیں۔

← احادیث کی روح سے
بیٹی کے حقوق

احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دختر **سیدہ فاطمہ** سے بہت محبت فرماتے۔ جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر تشریف لاتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو جاتے ملنے کے واسطے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ماتھے پہ بوسہ دیتے۔ آپؐ نے فرمایا:

"جس شخص نے اپنی تین بیٹیوں کی بیعت فرمایا دو بیٹیوں کی اور صبر فرمایا

ایک بیوی کی بھی اچھے سے (طور طوار)
کے ساتھ پرورش کی اور رخصت کیا
وہ بروزِ حشر میرے ساتھ ایسے ہوا
ہوگا جیسے میرے ہاتھ کی یہ دو انگلیاں"
- الحدیث

ماں کے حقوق

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
"ان کے آگے اُف تک نہ کہو"
- القرآن

یعنی کے والدین بالخصوص ماں کے قدموں
تلے تو اللہ پاک نے جنت ہی رکھ دی"

بیوی کے حقوق

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات
سے برابری کا سلوک فرماتے۔ حضرت
خدیجہؓ کی حیات میں آپؐ نے شادی نہ
کی تھی۔ اور آپؐ کی اپنی ازواج سے
محبت اور سلوک مثالی ہے۔ یہی دین
میں تو سراپا محبت ہی ہے

حتیٰ کہ ہر شعبے میں عورت کا تقدس
دین اسلام میں واضح نظر آتا ہے۔
اس کے علاوہ تجارت، جنگ وغیرہ
میں خواتین کا مقام واضح ہے جن
کی سب سے بڑی مثال تو حضرت
خدیجہؓ (تاجر خاتون)، حضرت
سمیہؓ (جنگجو) موجود ہیں۔
مختصراً یہ کہ دین اسلام نے جو حقوق
خواتین کو دیے وہ آج سے پہلے کسی
نے نہ دیے۔

ب) اسلام میں عدل کا نظام

قرآن کی روح سے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ
"اور عدل قائم کرو" - القرآن
اللہ عدل و انصاف کو پسند فرماتا ہے۔

حدیث کی روح سے

مفہوم: وہ مومن تو ہمیشہ عدل و انصاف سے کام لیتا ہے۔

الحدیث

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ انصاف کی تلقین فرمائی۔

اسلامی واقعہ عدل و انصاف

اللہ کے رسول ﷺ کے دور میں ایک بندہ چوری کا مرتکب ہوا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فیصلہ صادر کرتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھ کاٹنے کا فرمان دیا اور ساتھ میں فرمایا اس کی جگہ اگر میری بیٹی فاطمہ رض بھی چوری کرتیں تو میں انھیں بھی یہی سزا دیتا۔

خلافت راشدہ اور عدل و انصاف

"اسلامی معاشرہ عدل و انصاف کی بنیاد پر قائم ہوتا ہے"

حضرت عمر رض

حضرت عمر رض اپنے عدل و انصاف کی وجہ سے آج بھی دنیا میں مشہور ہیں۔ انصاف ایسا کہ جس کی مثالیں بھی نہیں ملتی۔

ثابت یہ ہوتا ہے کہ اسلامی نظام

ایک نظام عدل و انصاف کے بیرجا

کرتا ہے۔ اسلامی معاشرہ قائم ہی

عدل کی بنیاد پہ ہوا۔ اللہ پاک بھی

عدل و انصاف سے خوش ہوتا ہے۔

جواب ۶

تعارف

اسلام اپنے منفرد اور نمایاں اوصاف

کی بدولت اپنی مخصوص شناخت

کرا دیتا ہے۔ اسلامی نظام شرعی

اصولوں کے فروغ کا درس دیتا ہے

جو کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے

تعلیمات کے مطابق ہوتے ہیں۔

اسلامی نظام شریعت کو سمجھنا بااثر ہے
اس کی مثال ہمیں اسلامی تاریخ
سے آسانی سے مل جاتی ہے۔ عصر
حاضر کے پیچیدہ مسائل کے حل
کی تلاش کے لیے "شریعت کے ماخوذ"
اصولوں کا مطالعہ کرنا نافع ہو سکتا ہے

شریعت اسلامی:

- قرآن و سنت
- اجماع و اجتہاد

قرآن و سنت اور عصر حاضر درپیش مسائل کا حل

- **حقوق کی عدم دستیابی**

آج کے دور میں بنیادی حقوق کی
عدم دستیابی ایک بہت بڑا اور

شیں مسئلہ ہے۔ قرآن و سنت سے

ہمیں حقوق کی فراہمی کے واضح

دلائل ملتے ہیں۔ قرآن مجید اور

احادیث کی روح سے یہ بات ثابت ہے

کہ حقوق کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

قرآنی تعلیمات کی پیروی کرتے ہوئے

اس مسئلے سے چھٹکارا حاصل ہو سکتا ہے۔

عدل و انصاف کا پرچار

قرآن و سنت میں بارہا انصاف کو

فروغ دیا گیا ہے۔ قرآن میں اللہ فرماتا

ہے کہ

"اور اللہ انصاف کرنے والوں کو
پسند کرتا ہے"

— القرآن

اسلام کی عظیم تاریخ سے ہمیں عدل و انصاف

کی بہترین مثالیں ملتی ہیں۔ اسلامی

شریعت کی بہت سی خامیاں جھگڑوں کی بنیاد
بنتے ہوتے آج کے دور میں یہ مسئلہ حل کیا
جا سکتا ہے

اجماع: باہمی مشاورت

باہمی مشاورت شریعت اسلامی کا خاصہ ہے۔
اللہ تعالیٰ نے بھی باہمی مشاورت سے
کام کرنے کا حکم دیا ہے۔ آج کے دور میں
جو ممالک کے مابین تنازع جھگڑے ہیں ان
باہمی مشاورت سے حل کیا جا سکتا ہے۔

امن و استحکام

دین "امن و سلامتی" کا ماخوذ ہے
اسلام کے معنی ہی امن و سلامتی کے ہیں۔
بلا عذر جنگ و جدل سے تو دین اسلام نے
بھی منع کیا اور امن کو یقینی بنایا ہے۔ آج
صلح و صفائی اور امن کو فروغ دینے کی ضرورت ہے

امر بالمعروف و نہی عن المنکر

اسلام امر بالمعروف اور برے کاموں سے
دور رکھتا ہے۔ قرآن کی بھی تعلیمات
واضح ہے۔ چنانچہ اس چیز کو

مدِ نظر رکھتے ہوئے ہیں آج کے مسائل

بے حنوانی، مد جانبداری، منشا فیت کی

کمی، چوری، سود، حرام جیسے مسائل

سے بچا جا سکتا ہے۔

نتیجہ

شریعت کے ماخوذ اصولوں و ضوابط

کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آج کے جدید کے پیچیدہ

مسائل کے حل کا تلاش کیا جا سکتا ہے